السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا عبدالرسول اور عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا جائز ہے یا مباح ہے یا مکروہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

یہ شرم کی نام ہے اور جائز نہیں۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے :

ما كانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤتِيَهُ اللَّهُ الكِتـٰبَ وَالحُكمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقولَ لِلنّاسِ كونوا عِبادًا لى مِن دونِ اللَّهِ وَلـٰكِن كونوا رَبّـٰنِيّـۧنَ بِما كُنتُم تُعَلِّمونَ الكِتـٰبَ وَبِما كُنتُم تَدرُسونَ ﴿٧٩﴾... سورة آل عمران

کسی ایسے انسان سے کوجسے اللہ تعالی نے کتاب و حکمت اور نبوت دے، یہ لائق نہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کوچھوڑ کر میرے بندیں بن جاؤ، تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور کتاب پڑھنے کے شبب)۔ (

تو انبیاء اور رسل علیہ المسلام نے لوگوں کو یہ دعوت نہیں دی کہ وہ ان کے بندے بن جائیں بلکہ انہوں نے تو اللہ کی بندگی کا حکم دیا، اس لیے اس قسم کے نام رکھنے جائز نہیں اگرچہ تاویل کرنے والے تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں : کہ ''عبد'' سے غلام اور خادم مراد ہے اور اس لیے بھی کہ آپ غلام نہیں آزاد ہیں خادم کو عربی زبان میں ''عبد'' نہیں کہا جاتا اور اس لیے بھی کہ یہ مشتبھات میں سے ہے جن کے استعمال سے اللہ تعالی نے یہ فرما کر منع فرمایا ہے

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَقولوا رٰعِنا وَقولُوا انظُرنا...﴿١٠٤﴾... سورة البقرة

(اے ایمان والو! (نبی ﷺ کو راعنا'' نہ کہا کرو بلکہ'' انظرنا'' کہو)

یعنی مشتبہ الفاظ ترک کردو اور صریح الفاظ استعمال کرو۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : کوئی کسی کو ''عبدی وامتی'' (میرا بندا میری بندی) نہ کہے سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہے میرا غلام اور حدیث میں ہے ابو ھریرہ میری لونڈی میرا لڑکا میری لڑکیا ور غلام (اپنے مالک) کو ''ربی'' (میرا رب) نہ کہے بلکہ ''سیدی'' میرا سید کہے)۔ مسلم :2 238) مشکوٰۃ(2 407)0۔

اس حدیث سے اس کلمے کے استعمال اور اس کے ساتھ نام رکھنے کی ممانعت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوھی فتاوی رشیدیہ (ص :69) میں لکھتے ہیں ''نبی بخش'''' مدار بخش'' ایسے نام موھم شرک ہیں ان کو بدلنا الموفی :1238ھ اپنی کتاب لصیحۃ المسلمین ہے''۔ اور ص :، (72) میں کہتے ہیں عبد النبی نام رکھنے والا اگر عقیدہ بھی یہی رکھتا ہے تو وہ مشرک ہے نہیں تو معصیت ہے او راس سے اجتناب فرض ہے اور خرم (ص :24) میں کہا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے نبی بخش، سالار بخش، عبد البنی، بندہ علی، بندہ حسین نام رکھنے حرام ہیں اور شریعیت میں جائز نہیں۔

مجموعتہ الفتاویٰ میں بھی اس موضوع کی تفصیل ہے۔

رجوع کریں شیخ عبدالسلام کی (التسبیان : ص :(79-80)۔

اکر نام کے مطابق عقیدہ نہ بھی ہو تو چونکہ یہ شر کے نام ہیں اس لیے بدلنا ضروری ہے اور ایسے موھم شرک الفاظ کا استعمال جائز نہیں۔ مرقاۃ(9 106) میں ہے عبد الحارث اور عبد النبی نام رکھنا جائز نہیں لوگوں میں عام ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔

کی شرح فقہ اکبر ص :(238) میں ہے، اور یہ جو عبد النبی نام رکھنا مشہور ہو چکا ہے بظاہر تو یہ کفر ہے اگر عبد سے مملوک مراد لے لیا جائے، رجوع کریں راہ سنت او مولانا سرفراز (ص :292-293)، امام ابن حجر شرح منھاج میں ہے، ''عبد النبی عبد الکعبہ نام رکھنا حرام ہے'' الخ، اسی طرح راہ سنت میں بھی ہے، اور ردالمختار(5 268) میں ہے، اس قول کے قول، عبد فلاں سے یہی اخذ کیا جائے گا کہ عبد النبی نام رکھنا منع ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص149

محدث فتویٰ